جدید مرزا غلام احمد قادیانی

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

پروفیسر خالد شبیر احمد

قادیانی عبادت خانوں پر حملوں کے بعد جو کچھ میڈیا کے ذریعے قادیانیوں کی طرف سے سامنے آ رہا ہے، وہ امت اسلامیہ کے لیے تشویش ناک ہے۔ قادیانی کھلے عام اپنے مسلمان ہونے کا بار بار اظہار کر رہے ہیں اوران کے اس طرزِ عمل سے مسلمانوں کے دل بری طرح مجروح ہوئے ہیں اور وہ پریشانی واضطراب کی کیفیت میں مبتلا ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک سو سال پہلے ایک جھوٹ بولا تھا اور اسے سچ ثابت کرنے کے لیے قادیانی جھوٹ پہ جھوٹ بولے جا رہے ہیں اور انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔ ان سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ وہ کس حوالے سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جبکہ ان کے مسلمان کہلانے کے اس دعوے کو دنیا بھر خاص طور پر پاکستان کے ہر فورم پر ہر اصول گفتگو کے تحت جھوٹا ثابت کیا جا چکا ہے۔ یہ کوئی متنازعہ بات نہیں ہے کہ عقائد کا وہ دائرہ جو دین اسلام، مسلمان کے اردگرد بناتا ہے اس کو پار کر جانے والا فرد دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور مرزا غلام احمد جسے قادیانی اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں، نے اس دائرے کو ایک بار نہیں کئی بار اپنی گفتگوؤں اور تحریروں کے ذریعے توڑا ہے۔ جس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو گیا ہے اسے نبی تسلیم کرنے والے اپنے آپ کو مسلمان کہیں تو اس کو کیا کہا جا سکتا ہے۔

اگر بقول ان کے وہ مسلمان ہیں تو پھر اسرائیل نے انہیں اپنے دارالحکومت میں مرکز کھولنے کی اجازت کیوں دے رکھی ہے، خاص طور پر جبکہ اسرائیل کی اسلام اور مسلم دشمنی ایک ایسی حقیقت بن کر ہمارے سامنے ہے جس سے کوئی ذی شعور انکار تو کیا انکار کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ کیا قادیانیوں کا اسرائیل کے اندر قائم مرکز اس بات کی بین دلیل نہیں ہے کہ ان کا دین اسلام کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ کیا قادیانی اسرائیل فوج میں بھرتی ہو کر فلسطینی مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ نہیں توڑ رہے اور ان کے اسرائیل کے ساتھ اس گٹھ جوڑ سے ملتِ اسلامیہ کو پچھلی ایک صدی کے دوران کتنے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان کے اندر اسرائیلی معاونت کے ذریعے قادیانی پاکستان کے سیاسی، معاشرتی ومعاشی حالات کو ابتر کرنے میں دن رات مصروف ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاکستان کے اندر اسرائیل طرز کی ایک چھوٹی سی ریاست قائم کر کے پاکستان اور ملتِ اسلامیہ کو ہر ممکن نقصان پہنچائیں۔ ان حقائق کے باوجود بھی اگر ان کی زہرناکی اور ضرر رسانی کے متعلق عوامی آگاہی کی مہم چلانا اخلاقاً نادرست قرار دیا جائے تو حیرت کی بات ہے۔

گلشن کو جن ہواؤں نے صحرا بنا دیا		کیا ظلم ہے کہ ان پر کوئی تبصرہ نہ ہو
بیٹھے جس پہاڑ پہ دنیا سے بے نیاز		گہرائیوں میں ان کی کوئی زلزلہ نہ ہو

قادیانی مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرنے کے بعد اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں کے ذریعے دین اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف عملاً بغاوت کو اپنا شیوہ اور شعار بنائے رکھا۔ قرآن پاک کی نصّ قطعی کے خلاف اس کی تحریریں اس ضمن میں پیش کی جاسکتی ہیں کیا قرآن پاک کی نصی قطعی کے خلاف تحریر ایک مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کردینے کے لیے کافی نہیں ہے۔ پھر ایک کافر شخص کو نبی تسلیم کرنے والا گروہ کس طرح اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتا ہے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ تحریر کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ اظہارِ رجولیت کیا۔ قرآن پاک کی سورۂ اخلاص کا انکار نہیں ہے حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی پاکیزگی قرآن پاک بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اس پاکیزگی کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتا اور حضرت مریم پر (معاذ اللہ) ناجائز تعلقات کا بہتان باندھتا ہے۔ قرآن پاک عصمت انبیاء کو ایمان کا لازمی جُز قرار دیتا ہے اور مرزا غلام احمد جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف تحریر کرتا ہے کہ اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ عصمت انبیاء کا سرے سے قائل نہیں تھا۔ اس کے بعد قادیانی اس بات پر بھی بضد ہیں کہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتے وہ کافر ہیں اس کا اعلان اس وقت کے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر نے اس پارلیمنٹ میں بھی کیا جس کو آج کا جدید مرزا غلام احمد نام نہاد قرار دیتے ہوئے تسلیم نہیں کرتا۔ قادیانی مرزا غلام احمد کو مسیح موعود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جبکہ قرآن وحدیث کی رو سے مسیح موعود کا آسمانوں پہ زندہ ہونا اور قربِ قیامت میں آسمانوں سے نازل ہونا ثابت ہے لیکن مرزا قادیانی آسمانوں سے نازل نہیں ہوئے بلکہ اپنی والدہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ پھر قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مسیح علیہ السلام نے آسمانوں سے نازل ہونے کے بعد نئے سرے سے اپنی نبوت کا دعویٰ یا پھر اعلان بھی نہیں کرنا اور نہ یہ کہنا ہے کہ جو ان کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتا وہ کافر ہے، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف یہ دعویٰ کیا کہ وہ نبی ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ جو اسے نبی نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے بڑھ کر ایمان نہ لانے والوں کو گندی گندی گالیوں سے بھی نوازتا ہے۔ ایسے شخص کو نبی ماننے والے اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو کیا اس سے نہ صرف پاکستانی مسلمانوں کے دل مجروح نہیں ہوئے اور ایسا کہنے والے ظالم نہیں جو کہ اس کے باوجود اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

ملک کا آئین انہیں غیر مسلم قرار دیتا ہے، حیرانی کی بات ہے کہ قادیانی جس ملک کا کھاتے ہیں، پیتے ہیں، جس ملک کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور ایک پاکستانی ہونے کے حوالے سے ہر قسم کی مراعات حاصل کئے ہوئے ہیں اس ملک کے آئین کو تسلیم کرنے سے صاف انکار بھی کرتے ہیں اور ملکی آئین سے بغاوت ان کے ہاں سرے سے کوئی جرم ہی نہیں ہے۔

آخری بات صرف یہی ہے کہ قادیانیوں کے سامنے صرف دو راستے باقی ہیں یا تو وہ دوبارہ اسلام قبول کر کے ہمارے دینی بھائی بن جائیں۔ نواز شریف اور ہم میں یہی تو فرق ہے کہ وہ انہیں بطور کافر بھی بھائی سمجھتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ قادیانی اسلام قبول کر کے ہمارے بھائی بن جائیں یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو آئین کے مطابق غیر مسلم تسلیم کرلیں۔ تیسری صورت اور راستہ وہی ہے جو اس وقت ہے کہ ان کا محاسبہ کیا جائے اور انہیں اسلامی شعائر کے اختیار کرنے کی اس لیے اجازت نہیں دی جائے گی کہ ان کی یہ کوشش مسلمانوں کو مرتد بنانے کی مہم ہے جو کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ ان کی یہ ارتداد کی مہم موجودہ حکومت کے لیے چیلنج ہے۔ اگر قادیانیوں کو مسلمانوں کے مرتد بنانے کی اس مہم کو نہ روکا گیا تو پھر مسلمان ایک چوتھی تحریک چلانے کے لیے مجبور ہوجائیں گے۔ جس کے ذمہ دار خود حکومت ہوگی جو اپنے یورپی آقاؤں امریکہ اور اسرائیل کو

خوش کرنے کے لیے اس وقت قادیانیوں کو مظلوم بنا کر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت وہ خود ظالم ہیں۔

جدید مرزا غلام احمد قادیانی کی پریس کانفرنس بھی قانون کی گرفت میں آتی ہے کہ اس نے اس پارلیمنٹ کو نام نہاد کہتے ہوئے اس کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہا ہے۔ اس نے مسلمانوں کو دو قسموں میں تقسیم کر دیا ہے ایک احمدی مسلمان دوسرے غیر احمد مسلمان یعنی جو کام قدیم غلام احمد سے نہ ہو سکا وہ اس جدید غلام احمد قادیانی نے کر دکھایا اور اس طرح اس نے اپنے نبی اور خلیفہ ناصر کے جو کھلم کھلا ہمیں کافر کہتے ہیں ان کی تردید کر دی خیر یہ قادیانیوں کا آپس کا معاملہ ہے کہ جدید غلام احمد قادیانی سچا ہے یا پھر قدیم غلام احمد قادیانی اور خلیفہ ناصر جس نے پارلیمنٹ ۱۹۷۴ء میں صاف طور پر اعلان کیا تھا کہ جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے

جدید مرزا غلام احمد نے پریس کانفرنس کلمہ شہادت پڑھ کر شروع کی اور پھر جھوٹ بولا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہر اس شخص کو مسلمان کہا جائے گا جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ قادیانیوں کی یہ منطق عجیب وغریب ہے کہ مسلمان وہ ہے جو کلمہ توحید پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے حالانکہ یہ بات تو ایسے ہی ہے کہ پروفیسر وہ ہے جو اپنے آپ کو پروفیسر کہتا ہے یا پھر انجینئر وہ جو اپنے آپ کو انجینئر کہتا ہے، ڈاکٹر وہ ہے جو اپنے آپ کو ڈاکٹر کہتا ہے۔ ان قادیانیوں سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ اپنے آپ کو پروفیسر کہنے والے سے یہ بھی تو پوچھا جا سکتا ہے کہ اس نے پرائمری کا امتحان پاس کیا ہوا ہے؟ اگر کیا ہے تو اس کی سند پیش کرے کیا پرائمری فیل کو صرف اس لیے پروفیسر مان لیا جائے گا کہ وہ اپنے آپ کو پروفیسر کہتا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر اور انجینئر کے بارے میں کہا جا سکتا ہے۔

لارنس آف عریبیہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا جس نے جنگِ عظیم اوّل میں عربوں سے ترکوں کے خلاف بغاوت کرائی اور اسی بغاوت کے نتیجے میں بالآخر وحدتِ امت کی علامت خلافتِ عثمانیہ کا سقوط ہوا۔ کیا لارنس آف عریبیہ کو فقط اس لیے مسلمان تسلیم کر لیا جائے کہ وہ کلمہ بھی پڑھتا تھا، قرآن بھی اور نماز بھی۔ اس کے منہ پر ڈاڑھی بھی تھی جو قادیانی ڈاڑھی سے کافی بڑی تھی۔ مہاتما گاندھی کو مسلمان مان لیا جائے کہ وہ اپنی ہر تقریر سے پہلے سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا تھا۔ جسٹس بھگوان داس کو مسلمان مان لیا جائے کہ اس نے ایک مسلمان کی تعزیت کے لیے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کی تلاوت کی تھی۔

قادیانیوں سے یہ سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ علامہ اقبالؒ نے انہیں اسلام اور ہندوستان کے غدار کیوں قرار دیا تھا۔ آج کا جدید مرزا غلام احمد پریس کانفرنس میں اعلان کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو غیر احمدی مسلمان تسلیم کرتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر سر ظفر اللہ نے قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ غیر احمد مسلمان کے طور پر کیوں نہ پڑھا اور کیوں کہا کہ ''مجھے ایک کافر ریاست کا مسلمان وزیر خارجہ تسلیم کر لو یا پھر ایک مسلمان ریاست کا کافر وزیر خارجہ''

ان شاءاللہ ہم ہر حال میں قادیانیوں کا محاسبہ کرتے رہیں گے اس سے ہمیں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی اگر قادیانی اپنے غلط اور گمراہ کن عقائد سے باز نہیں آتے تو ہم اپنے سچے اور الہامی عقائد سے کیسے منحرف ہو جائیں۔ جو یہ سمجھتا ہے غلط سمجھتا ہے:

وہ اپنی خُو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو